زور وشور سے بجائے گئے جیسے ہر سال بجائے جاتے ہیں ۔اس رات (New year night) کو ہونیوالی زبردست ہوائی فائرنگ سے یوں لگتا تھا جیسے شہر میں اسلحہ مفت تقسیم ہوا ہو اور بارود، خیرات کے بتاشوں کی طرح بٹا ہو۔

شہر کے مختلف نائٹ کلبوں ، اور اپر کلاس ہوٹلوں کی تقریبات میں سر مو فرق نہیں دیکھا گیا۔سرکاری تقریبات کی رونقوں میں کوئی تبدیلی محسوس نہیں کی گئی۔رقص وسرود کی محافل آباد کرنے والوں نے اپنے نفس کی تسکین کا سامان اسی آب وتاب سے کیا جس کے وہ عادی ہیں۔اس کیفیت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ دکھ سہنے والے اس ملک کے باشندے اور ہیں اور عیش وعشرت والے کچھ اور.......... جب کسی قوم میں بے حسی اس حد کو پہنچ جائے کہ مرفہ الحال طبقہ دیگر طبقوں کے دکھ کو اپنا دکھ نہ سمجھے تو پھر قانون قدرت حرکت میں آیا کرتا ہے اور خوفناک انقلابات برپا ہوا کرتے ہیں۔قوم کو اس وقت استغفار اور استغاثہ کی شدید ضرورت ہے۔

رب العزت ہمارے ملک کی حفاظت اور قوم کو ہدایت عطا فرمائے اور اس طرح کے بے رحم واقعات کا تکرار نہ ہو۔

شہر کی دو تقریبات میں شرکت

ماہ محرم الحرام میں یوں تو شہر بھر میں مختلف علمی ادبی ، روحانی ، عاشورائی وعزائی تقاریب منعقد ہوئیں ، مگر ہمیں اپنی بے ہنگم مصروفیات کی بناء پر صرف دو میں شرکت کا موقع مل سکا اور دونوں ہی ہر اعتبار سے لائق تحسین قرار پاتی ہیں۔ان میں سے پہلی تقریب حضرت وصی احمد محدث سورتی کے نام سے معنون ایوان محدث سورتی کی افتتاحی تقریب تھی جبکہ دوسری حضرت پیر طریقت سید مظاہر اشرف جیلانی سمنانی اشرفی کی کتب کی رونمائی کی تقریب۔

پہلی تقریب کا اہتمام نشرح فاؤنڈیشن کے روح رواں جناب محمد اسلم غزالی نے کیا تھا جبکہ دوسری کا جناب غلام اشرف سمنانی اشرفی نے۔

حضرت محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ شاہ لطف اللہ علی گڑھی، مولانا احمد حسن کانپوری، مولانا احمد علی

مکروہ تنزیہی وہ فعل ہے کہ جس کا کرنا شریعت میں پسند نہ کیا گیا ہو اور اس سے بچنا بہتر وثواب ہو

سہارنپوری کے شاگرد رشید، حضرت شاہ فضل رحماں گنج مرادآبادی کے مرید وخلیفہ اور حضرت علامہ دیدار علی محدث الوری، حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب، مجدد گولڑوی، حضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمہم اللہ کے معاصرین میں سے تھے۔ مولانا امجد علی اعظمی، مولانا سید محمد محدث کچھوچھوی، مولانا ظفرالدین بہاری، مولانا سلیمان اشرف، مولانا ضیاء الدین مدنی، مولانا عبدالحی پیلی بھیتی، ودیگر نامور علماء کے استاذ تھے۔

۱۹۱۶ میں وصال ہوا، کراچی میں آپ کے پڑپوتے حضرت خواجہ رضی حیدر مدظلہ ہمارے کرم فرما بزرگوں میں سے ہیں۔ انہیں اس ایوان محدث سورتی کی سربراہی تفویض کی گئی ہے۔ نشرح فاؤنڈیشن نے یہ یادگار علمی وتحقیقی مرکز قائم کرکے بلاشبہ نہ صرف علم وعرفان کی خدمت کے عزم کا اظہار کیا ہے بلکہ علماء فقہاء اور محدثین عصر جدید کے اس عظیم قافلہ سالار کی خدمات علمی کے اعتراف کا احساس بھی دلایا ہے۔ ہماری دانست میں ایسے فقہاء ومحدثین کے نام سے بڑی بڑی جامعات اور ادارے قائم ہونے چاہئیں۔ اور یہ کام ان کے تلامذہ اور تلامذہ کے تلامذہ ہی کرسکتے ہیں۔

The Role of Mosque

in Muslim Community

An Empirical Study

By : Dr.Ishtiaq Ahmad Gondal

Published by:

Sheikh Zayed Islamic Centre,

University of Punjab Lahore.

مستحب وہ امر ہے کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر کوئی گناہ نہ ہو (اصول فقہ)